سویڈش ٹی وی کی جرنلسٹ کو انٹرویو

سب سے پہلے سویڈش ٹیلیویژن کی جرنلسٹ نے حضور انور کا انٹرویو لیا۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ مسجد جماعت احمدیہ کے لئے کیا معانی رکھتی ہے؟**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مسجد کا مقصد تمام مومنین کو عبادت کے لئے ایک جگہ جمع کرنا ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اس کے خالق کے آگے جھکنا ہے۔ پس ہمارا یقین ہے کہ ایک مسلمان مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ حقوق اللہ کی ادائیگی کرے اور اس مسجد کی تعمیر کا بھی یہی مقصد ہے کہ احمدی مسلمان اسلامی تعلیمات کے مطابق دن میں پانچ مرتبہ یہاں جمع ہوں گے اور اپنے خالق کی عبادت کریں گے اور جمعہ ادا کریں گے۔ اس کے علاوہ کمیونٹی کے فائدہ کے لئے یہاں جمع ہوں گے۔ اور بعض اوقات ویسے ہی ملنے جلنے کے لئے جمع ہوں گے۔ لڑکے اور لڑکیاں یہاں آئیں گے اور ملٹی پرپز ہال میں اپنی گیمز وغیرہ کریں گے یا اپنے دیگر فنکشنز کا انعقاد کریں گے۔ لیکن بنیادی مقصد اپنے خالق حقیقی کی عبادت کے لئے جمع ہونا ہے۔

❁......**موصوفہ نے پوچھا کہ مسجد کی اس عمارت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ عمارت بہت خوبصورت طرز پر تعمیر کی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں کے مقامی لوگ بھی اس عمارت کو پسند کریں گے کیونکہ اس مسجد کا نقشہ بہت خوبصورت طرز پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔

❁......اس کے بعد موصوفہ نے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھا کہ آپ کا مشن کیا ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جماعت احمدیہ مسلمہ کا مقصد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جب مسلمان اسلام کی اصل تعلیمات کو بھلا دیں گے اور سیدھے راستہ سے بھٹک جائیں گے اس وقت ایک شخص ظاہر ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے گا اور وہ اسلام کے پیغمبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ماننے والا ہوگا اور وہ مسیح اور مہدی کہلائے گا۔ وہ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کی راہنمائی کرے گا کہ اصل اسلام کیا ہے۔ اور بنی نوع انسان کو ایک جھنڈے تلے جمع کرے گا تا وہ اپنے خالق کے حقوق ادا کرسکیں اور ایک دوسرے کے مابین اور معاشرے میں پیار، محبت اور ہم آہنگی پیدا کرسکیں۔

❁......**موصوفہ نے سوال کیا کہ یہاں میں نے ایک نعرہ سنا ہے۔ کیا آپ اس کے متعلق کچھ بتائیں گے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** اگر نعرے سے آپ کی مراد ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ ہے تو یہ قرآنی تعلیمات اور اسلام کا خلاصہ ہے۔ اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ ہمیں ایک دوسرے سے پیار کرنا چاہئے، پیار اور محبت پھیلانی چاہئے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اپنے دشمن کے ساتھ بھی انصاف کا سلوک کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیار کیا ہے؟ پیار ہمدردی کا نام ہے۔ یہ پیار ہی ہے کہ ہم نہیں چاہتے کوئی بھی شخص کوئی ایسے اعمال کرے جن سے وہ عذاب الٰہی کا مورد ٹھہرے۔ یہ پیار کے جذبات اس کے لئے بھی ہیں جو بظاہر ہمارا دشمن ہے۔ اور ہم کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے۔ پیار کے بھی کئی مرتبے ہوتے ہیں۔ اپنے بچے کے لئے آپ کا پیار اور ہوتا ہے، بہن بھائیوں کے لئے اور، دوستوں کے لئے اور پیار ہوتا ہے اور والدین کے لئے ایک مختلف پیار ہوتا ہے۔ انہی پیار کے مختلف مراتب کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہم دنیا کے ہر شخص سے پیار کرتے ہیں اور کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہر ایک کے لئے ہمدردی رکھتے ہیں۔

❁......**اس کے بعد موصوفہ نے سوال کیا کہ آپ کا ان نوجوانوں کے بارہ میں کیا خیال ہے جو یہاں مالمو میں اور سویڈن میں ISIS میں شامل ہو رہے ہیں؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ISIS کیا چیز ہے؟ یہ ایک تنظیم ہے جو کہ نام نہاد لیڈرز نے اپنے ذاتی مفادات کی خاطر بنائی ہوئی ہے اور یہ لوگ نوجوان نسل کو اپنے ساتھ شامل کرنے کے لئے مختلف قسم کی لالچ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب وہ مر جائیں گے تو جنت میں جائیں گے اور اگر زندہ بچ جاتے ہیں تو اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ درست نہیں ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ پیغمبر اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں لوگ اسلامی تعلیمات کو بھلا دیں گے۔ اور ان کی ہدایت کے لئے ایک شخص آئے گا اور ہمارا ایمان ہے وہ شخص مرزا غلام احمد آف قادیان بانی جماعت احمدیہ کی صورت میں آچکا ہے۔ ایسی کوئی بھی تنظیم یا کوئی بھی شخص جو ان تنظیموں میں شامل ہوتا ہے جو شدّت پسندی کی تعلیم دے رہے ہیں تو یہ عمل سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ایسے لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے۔

❁......**خاتون صحافی نے سوال کیا کہ آپ کی جماعت نوجوان نسل کو ISIS میں شامل ہونے سے روکنے کے لئے کیا اقدامات کرتی ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جماعت احمدیہ کے علاوہ دوسرے نوجوانوں پر تو ہم کوئی اثر و رسوخ نہیں رکھتے اور ہماری جماعت میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس نے ISIS میں شامل ہونے کی خواہش کی ہو۔ ہم امن پسند لوگ ہیں اور ہم اپنی جماعت کے افراد اور بچوں کو بچپن سے ہی سکھاتے ہیں کہ وہ امن پسند بنیں اور ان کے سامنے اسلام کی حقیقی تصویر رکھتے ہیں۔ پس احمدیوں میں سے آپ کو ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ جہاں تک دوسرے مسلمانوں کا تعلق ہے تو ہم انہیں یہ ضرور کہتے ہیں کہ یہ سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ مگر اُن پر ہمارا اثر و رسوخ نہیں ہے۔ اسی لئے ہم حکومتوں سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کی رعایا ہیں اس لئے آپ کو ایسے قوانین بنانے چاہئیں یا ایسے اقدام کرنے چاہئیں جن سے یہ نوجوان شدت پسند تنظیموں میں شامل ہونے سے رک جائیں۔

❁......**خاتون صحافی نے کہا آپ نے اس debate کے متعلق تو سنا ہوگا جس میں مسلمان لیڈر نے عورت کے ساتھ ہاتھ ملانے سے انکار کر دیا؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میرے نزدیک یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ میں خود بھی عورتوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتا۔ ہر قبیلہ اور قوم کے اپنے رسوم و رواج ہوتے ہیں۔ ہم عورت کی عزت کی خاطر اس سے ہاتھ نہیں ملاتے۔ میں بعض اوقات جھک جاتا ہوں جو کہ ہاتھ ملانے سے زیادہ باعثِ عزت ہے۔ ہندو ہاتھ جوڑ کر نمستے کہتے ہیں۔ جاپانی جھکتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کی مختلف قوموں کے مختلف رسوم و رواج ہیں۔ نائیجیریا میں بعض قبیلے ہیں جن کے چیف دوسرے لوگوں کے سامنے کھانا نہیں کھاتے چاہے کوئی ملک کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو۔ بعض افریقن قبیلوں کے چیفس جب ہم سے ملنے کے لئے آتے ہیں اور ہمارے یوکے میں سالانہ جلسہ میں شامل ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اپنے طور طریق ہیں۔ ہم یہ نہیں کریں گے، ہم ایسے بیٹھیں گے، ہم آپ کے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گے وغیرہ اور ہم ان لوگوں کی عزت کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے ملک میں ہمارے مہمان بن کر آتے ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ بے شک آپ مسلمان ہیں لیکن چونکہ آپ یورپ میں رہ رہے ہیں اور یورپ کے یہی رسوم و رواج ہیں کہ عورت کے ساتھ ہاتھ ملایا جائے تو ٹھیک ہے ہم عورت کی عزت کرتے ہیں اس کا احترام کرتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہاتھ ملانا ہی ان کی عزت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے دل میں عورت کی زیادہ قدر ہے بہ نسبت اس کے جو عورت کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے اور بظاہر اس کے سامنے بڑا اچھا دِکھتا ہے۔

❁...... **خاتون صحافی نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ اگر آپ عورت کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتے تو آپ صحیح طور پر معاشرے میں integrate نہیں کر رہے۔**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ integration کی کیا تعریف کرتی ہیں؟ میں نے بہت سے سیاستدانوں سے پوچھا ہے مگر وہ integration کی صحیح تعریف نہیں بتا سکے۔ میرے نزدیک integration کا مطلب ہے کہ اپنے ملک سے پیار کریں اور ہمارے عقیدہ کے مطابق ملک سے پیار آپ کے ایمان کا حصہ ہے۔ اگر کوئی پاکستانی یا کوئی افریقن جو ہجرت کر کے سویڈن آیا ہے اور یہاں آ کر سویڈش شہریت حاصل کر لی ہے تو پھر اس کو سویڈن سے پیار کرنا ہوگا۔ اسے ملک کے ساتھ وفادار رہنا ہوگا۔ اگر اس ملک پر دشمن کی طرف سے حملہ ہوتا ہے تو اسے ملک کی افواج میں شامل ہو کر اس کا دفاع کرنا ہوگا۔ اسے ملک کی ترقی کے لئے کردار ادا کرنا ہوگا۔ اسے اس ملک کے لئے ریسرچ کرنی ہوگی۔ اسے اس ملک کے لوگوں سے پیار کرنا ہوگا۔ اس کو قانون پر عمل کرنا ہوگا اور ان تمام قوانین کا احترام کرنا ہوگا جو کہ حکمرانوں اور پارلیمنٹس کے ذریعہ نافذ ہوئے ہیں۔ پس یہ integration ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب دنیا سمٹ چکی ہے۔ نقل و حرکت میں آزادی ہے۔ اس ملک میں اور دیگر ممالک میں بھی صرف عیسائی یا یہودی نہیں رہ رہے بلکہ مسلمان، ہندو، بدھ مت کے ماننے والے اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی رہ رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کے اپنے اپنے رسوم و رواج ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ انہیں اپنے وہ رسوم و رواج بھی ترک کرنے ہوں گے جن سے ملکی قانون کو کوئی ٹھیس نہیں پہنچ رہی یا جن سے ملک کے لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا تو درست نہ ہوگا۔ آپ کو ان کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ خواہ ان معاملات کا تعلق ان کے مذہب سے ہو یا ان کے اپنے رسوم و رواج سے ہو۔ کیونکہ وہ ملک کے وفادار ہیں اور یہی integration ہے۔

❁......**اس کے بعد موصوفہ نے پوچھا کہ یورپین میوزک competition کون جیتے گا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں ایسی چیزوں میں دلچسپی** نہیں رکھتا۔

❁......موصوفہ نے اگلا سوال کیا کہ جب ہم آپ کا انٹرویو کرنے کے لئے یہاں آئے تھے تو ہمیں سیکیورٹی چیک سے گزرنا پڑا تھا۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ پاکستان میں آپ کی جماعت پر مظالم ہوتے ہیں۔ آپ اس کو کیسے دیکھتے ہیں؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** گوکہ ہم پر پاکستان میں ظلم کئے جا رہے ہیں لیکن اس کے باجود احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جوکہ لاکھوں میں ہے پاکستان میں مقیم ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان میں مَیں نے بھی بے بنیاد الزامات کی بنیاد پر چند دنوں کی قید کاٹی ہے۔ لیکن میں نے خلیفہ منتخب ہونے تک وہ ملک نہیں چھوڑا۔ ہمیں ان مظالم کا سامنا تو کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ ان مظالم کے پیچھے حکومت کا ہاتھ ہے۔ وہاں احمدیوں کے خلاف قوانین نافذ کئے گئے ہیں کہ ہم اپنے عقیدہ کا نہ تو اظہار کر سکتے ہیں اور نہ ہی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ ہم اپنی عبادت کی جگہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں مگر وہاں ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے یہاں تک کہ قانون کی رو سے ہم اپنے بچوں کے مسلمانوں کی طرح کے نام بھی نہیں رکھ سکتے۔ پس اس طرح کے مظالم کا وہاں ہمیں سامنا تو ہے۔

❁......اس پر صحافی خاتون نے پوچھا کہ کیا آپ کو یورپ میں بھی خطرہ ہے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یورپ میں تو radicalised نوجوان نسل سے ہر ایک کو خطرہ ہے جیسا کہ آپ نے پہلے کہا۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کی بڑی تعداد یا مسلمانوں کے بعض فرقے اور گروہ احمدیوں کے خلاف ہیں اس لئے وہ احمدیوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ جماعت کے سربراہ کو بھی اپنا نشانہ بنائیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب مَیں یہاں ہوتا ہوں تو عام دنوں سے بڑھ کر چیکنگ اور سیکورٹی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور جب میں یہاں نہیں بھی ہوتا تو تب بھی سیکیورٹی چیکنگ کا انتظام ہوتا ہے۔ احمدیوں میں سے ہر ایک کے پاس اپنا Identity Card ہوتا ہے جسے سکین کروانے کے بعد وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے۔ یہ صرف حفاظتی اقدام کی خاطر کیا جاتا ہے۔ ہمیں بعض یورپین ممالک کے حکام کی طرف سے بھی کہا گیا ہے کہ ہمیں حفاظتی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

❁......انٹرویو کے آخر میں خاتون صحافی نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جمعہ اور ہفتہ کے روز آپ کی مسجد کے حوالہ سے تقریبات منعقد ہو رہی ہیں۔ اس مسجد کے حوالہ سے آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جمعہ کے روز ہمارا ہفتہ وار روایتی مذہبی اجتماع ہوتا ہے جس کا انعقاد یہاں جمعہ کے روز دوپہر کے وقت ہوگا۔ ہفتہ کو رسمی طور پر مہمانوں کے لئے ایک تقریب کا انتظام کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو بھی اس تقریب میں مدعو کیا ہوگا۔ اگر نہیں کیا تو میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ ہفتہ کے روز آئیں اور اس تقریب میں شامل ہوں۔ وہاں میں مختصراً اسلامی تعلیمات کے متعلق بتاؤں گا کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے اور احمدیت کیا ہے اور ہماری جماعت کا مقصد کیا ہے۔

اس کے بعد موصوفہ نے آخر پر ایک مرتبہ پھر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔